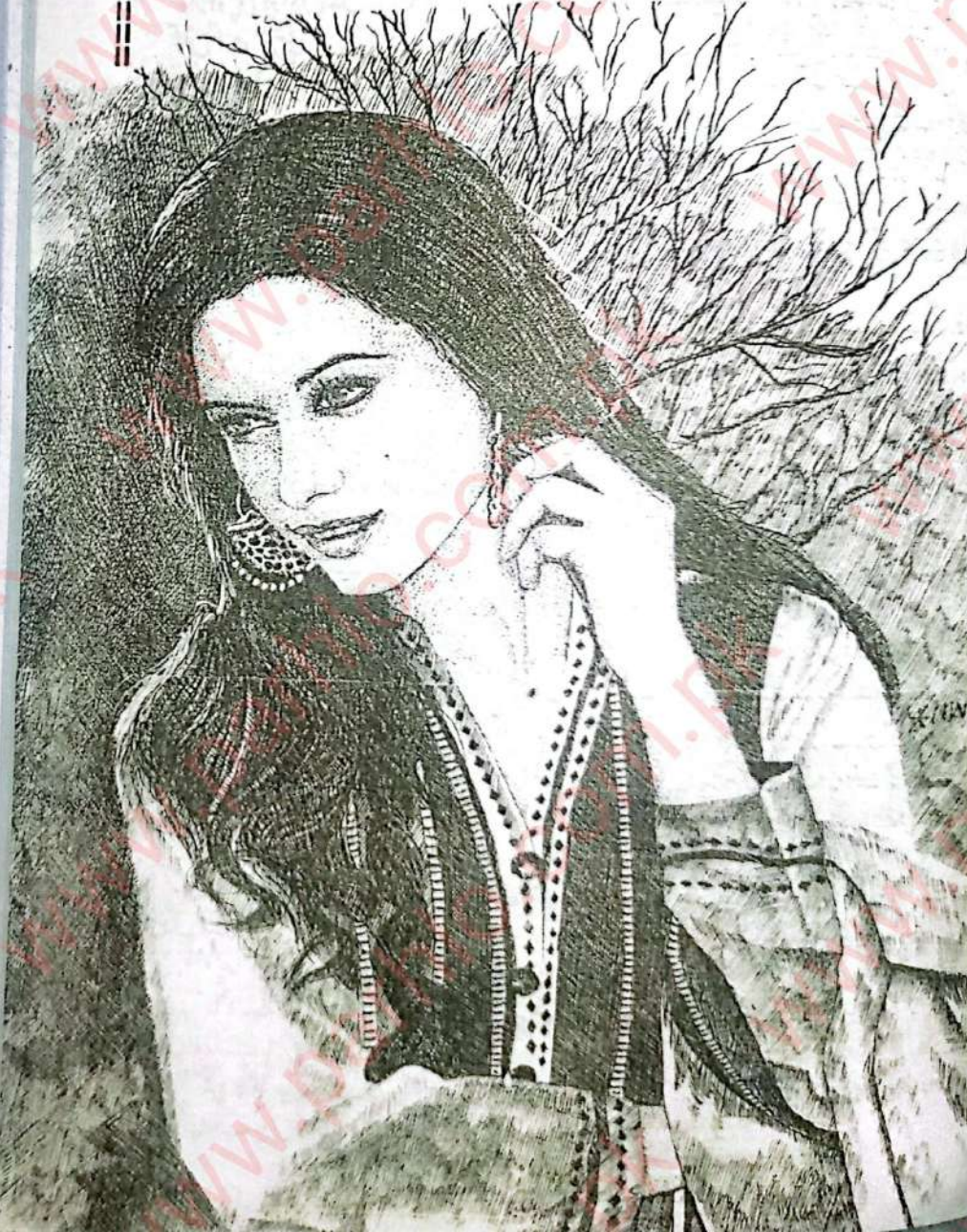


تَظِيرَ قَاطِمَةُ



”تمہیں جرات کیسے ہوئی یہ بات کرنے کی..... میری طرف سے انکار ہے، سنا تم نے؟“ وہ اس کی بات سن کر بھڑک اٹھی اور اندر کی ساری تپش لہجے میں سمو کر اس پر غرائی۔ وہ جو ہواؤں میں..... نہیں نہیں..... اپنے سینے میں ہواؤں میں سوار اونچی ہواؤں میں اڑ رہا تھا، اس کی بات کی تپش گرم تیر کی طرح اس کے حیرا شوٹ میں پیوست ہوئی اور وہ اپنے حیرا شوٹ سمیت زمین بوس ہو گیا۔

”یہ..... یہ..... تم کیا کہہ رہی ہو؟“ خلاف توقع بات سن کر وہ بوکھلا گیا۔

”میں کیا کہہ رہی ہوں؟“ یہ بھی میں ہی بتاؤں؟ کوئی شرم ہوئی ہے، کوئی حیا ہوئی ہے مگر وہ بھی تم جیسے بے شرموں سے منہ چھپائے پھرتی ہے۔“ اس نے پھر طنز کا تیرا اچھالا جو سیدھا اس کے دل میں گڑ گیا۔

”اب چلتے پھرتے نظر آؤ۔“ وہ پلٹ کر کمرے میں گئی اور دروازہ دھاڑ سے بند کر لیا۔

☆☆☆

”رانو! میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں قسم سے۔ کہو تو تمہارے لیے چاند تارے بھی توڑ لاؤں۔“ نیپو نے غار ہوتے ہوئے کہا۔

روٹی کے دونوں آلے تک تو توڑ کر کھانا محال ہے تمہارے لیے اور آیا بڑا چاند تارے توڑنے والا۔“ رانو نے چوٹ کی تو نیپو اندر ہی اندر تلملایا مگر لہجہ ہموار ہی رکھا۔

”وہ تو اماں کی محبت ہے جو وہ مجھے نوا لے بنا بنا کر دیتی ہے اکلوتا بیٹا جو ہوں اس کا۔ پوری تین بیٹیوں کے بعد۔“ نیپو کا لہجہ فخریہ ہوا۔

”اچھا چل جا اب تیری اماں انتظار کر رہی ہوگی۔“ رانو نے اس کے آگے سے چائے کی پیالی اٹھائی اور اسے باہر کا راستہ دکھایا۔

”نیپو پترا جا رہا ہے تو.....“ وہ باہر والے دروازے کے پاس پہنچا تو خالہ نسیم نے پوچھا۔

”جی خالہ!“

”اچھا رحیمہ کو میرا سلام کہنا۔“

”جی اچھا“ اور وہ دروازہ پار کر گئی۔

”رانو! تو یہ نیپو کے خواب دیکھا ہوگا دے۔ بڑا بچھٹائے کی تو.....“ نسیم نے ٹھنکے جانے کے بعد بیٹی کو سمجھایا۔

”کیوں اماں؟“

”تو نہیں جانتی رحیمہ کو مگر میں اچھی طرح جانتی ہوں بڑی بہن ہے میری۔ وہ کبھی تجھے اپنا بہنوئی بنائے گی۔“

”کیوں اماں! مجھ میں کیا کمی ہے بھلا غریب صورت ہوں۔ سکھڑ ہوں۔“ رانو نے بازو پھیلا کر کہا۔

”اس میں کوئی شک نہیں ہے مگر وہ کتنی ہے وہ اپنے نیپو کے لیے سیدھی سادھی لڑکی لائے گی۔“

”ہاہ! تو میں کون سا نیپو میٹری ہوں؟ ایک دم سیدھی ہوں۔“ رانو کھٹکھٹائی تو نسیم ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

”میں نہیں چاہتی پتری کہ تو دکھ اٹھائے۔“ نسیم نے پیار سے کہا۔

”نہیں اٹھانی اماں! تو پریشان نہ ہو، نیپو ہمارے لے گا خود ہی خالہ کو۔“ رانو نے بے فکر سے کہا تو نسیم چپ کر گئی۔

”رحیمہ جب اپنی کرنے پر آئے تو اس نے کبھی نیپو کے باپ کی بھی نہیں مانی تو نیپو کی کھٹ کی مولی ہے۔“ وہ دل ہی دل میں کہہ رہی تھی کہ لب خاموش تھے۔

☆☆☆

پھر وہی ہوا جس کا نسیم کو خند تھا۔ چہی نیپو نے رانو کے لیے پسندیدگی کا اظہار کر کے شادی کرنے کے لیے کہا تو رانو بھونچا ل آ گیا۔

”ارے! تمہیں وہی کتنی ہی پسند نہ آئے؟“ چلتے۔“

”اماں! اے تو نہ کہہ میں ہی پسند کرتا ہوں اسے۔ اس نے کوئی زبردستی تو نہیں کی۔“ ”ہاں جانتی ہوں ماں بیٹی کو، دونوں سمجھتی ہیں۔“

ایک سرد..... نہیں نہیں، مگر مارم جنگ شروع ہو گئی۔ اماں نے تینوں شادی شدہ بیٹیوں کو بلالیا جو فطرت میں ماں کی کاپی تھیں۔ رحیمہ تین بیٹیوں سمیت ایک طرف اور نیپو بے چارا اکیر! ایک طرف۔

نیپو کی طرف تھا مگر نیپو سے بھی زیادہ بے بس۔ لاچار۔ بے اختیار۔ اس کی تو کبھی پسند کا کھانا نہیں بننا تھا تو بیٹے کی شادی میں کس نے اس کو پوچھا تھا۔ اسے تو بیٹیوں کی شادیوں میں بھی بس ”نام کا ابا“ بنا کر شامل کیا گیا تھا۔

گھر میں روز صبح شام زور کا معرکہ ہونے لگا۔ جمعے کی شام کو ساری بیٹیں بھی آ جاتیں تو معرکے میں اور تیزی آ جاتی مگر ابھی تک نیپو اپنے حیروں پر کھڑا تھا۔

”شادی تو رانو سے کروں گا۔“ ”ایسا نہیں ہونے دوں گی۔“

”میں بھی دیکھتا ہوں کیسے نہیں ہونے دوں گی۔“ نیپو داک آؤٹ کر گیا۔

”اماں! ایک دفعہ سوچ لے، نیپو تیرا اکلوتا بیٹا ہے۔ اس کی خوشی ہے رانو۔“ تیسرے نمبر والی بہن کے دل میں بھائی کی محبت اُٹھی تو دونوں بیٹیں اور ماں نیچے جھڑ کر اس کے پیچھے پڑ گئیں۔

”بس کرئی۔ آئی بڑی نیپو کی ہمدرد۔ اس کے لیے آؤ رانو چلتے جو دوسرے دن ہی اسے لے کر اڑ جائے اور ہم ہاتھ ملتے رہ جائیں۔ اس کے لیے تو کوئی اللہ میاں کی گائے لاؤں گی جس کو دبا کر رکھ سکوں میں۔“ رحیمہ نے اپنی منصوبہ بندی سے آگاہ کیا۔

”اے بیٹا! تیرے ہمسائے میں وہ جو غریب سے لوگ ہیں جن کی بیٹی بڑی خوب

صورت ہے تو وہاں بات چلا۔ اب دیر نہیں کرنی چاہیے، میں۔“

☆☆☆

نیپو جو ماں کا لاڈ لائق تھا، جس کی ہر خواہش ماں پوری کرنا اپنا فرض سمجھتی تھی، اس کی اس خواہش کے سامنے پورا پھاڑ بن کر یوں کھڑی ہوئی کہ اس بے چارے کا سانس تک رک گیا۔

”لو..... یہ تصویر دیکھ لو اس سے بات کی کرنے لگی ہوں تیری۔“ رحیمہ نے تصویر نیپو کی طرف بڑھائی۔

”مجھے نہیں دیکھنی۔“

”کیوں؟“

”کیونکہ مجھے صرف رانو سے شادی کرنی ہے۔“

نیپو کی بات سن کر رحیمہ نے سینا پیٹ پیٹ کر یوں رونا شروع کیا کہ نیپو کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔

”ابا! اس نے ابا کو پکارا۔“ ”ہار جائے گا تو پترا۔“ ابا نے بس اتنا کہا اور گھر سے نکل گیا۔ وہ رحیمہ کے ان ڈراموں سے بہت اچھی طرح واقف تھا۔

”اماں اماں! یہ کیا کر رہی ہے بس کر دے۔“ نیپو نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں جکڑے۔ اماں کے ہاتھ تو رک گئے مگر تین نہ رکے۔

”چھوڑ میرے ہاتھ..... ایک فیصلہ کر آج یا مجھے دکھ لے یا اس رانو کو۔“ رحیمہ نے جھٹکے سے ہاتھ چھڑوائے۔

”یہ کیا بات ہوئی اماں! تو ماں ہے اپنا مقام ہے تیرا..... تو اپنے مقام سے اتانچے کیوں آئی ہے کہ رانو کے برابر کھڑی ہو رہی ہے۔“

”چل اوئے۔ زیادہ باتیں نہ بنا، فیصلہ کر۔“ اس رانو مردودنی سے شادی کر اور یہ گھر چھوڑ جا..... پھر میں تمہیں جی دھاریں دودھ کی نہ

☆☆☆
 نیچو کی شادی دھوم دھام سے ہوئی۔ رانوبھی
 شریک ہوئی۔ رحیمہ اور اس کی بیٹیوں کے چہرے
 پر ہواٹ کا لہجہ جل رہا تھا۔ نیچو کے چہرے کی حق
 البتہ سمجھی ہوئی تھی اور اب..... اس کے چہرے کی لو
 گنہگار تھی۔ جو بھی بیٹے کی شادی کی خوشی میں تیز
 ہو جاتی اور کبھی بیٹے کی نارسائی کو سوچ کے دھیمی ہو
 جاتی۔

لڑائی جھگڑے بڑھ کر مار پیٹ تک جانے لگا۔ ایک دن اس نے اپنی بیوی کو ہاتھ پکڑ کر گھر سے باہر نکال دیا۔ اس بیوی کو جس کی کوٹھل اس آٹھ نو ماہ کا بیٹا تھا اور جس کی کوٹھل میں چار ماہ کا ایک اور زندگی بیل رہی تھی۔

اماں ابا کہیں گئے ہوئے تھے واپس آئے تو چلا۔ انہی پیروں پر بہو کے گھر گئے اور وہاں سے خوب بے عزت ہو کر واپس آئے۔ اب کی بار

”جب، خبردار! آگے ایک لفظ بھی کہا تو۔۔۔
جیسے آئی تھی ویسے ہی جاتی تو بات تھی۔۔۔ مگر وہ
نہیں نہیں گئی ہے۔ تمہارا ایک بچہ اس گود میں اور
دوسرا اس کی کوکھ میں ہے۔ اب وہ پہلے جیسی کسی
صورت نہیں ہو سکتی سمجھے۔“ رانو جلال میں آگئی۔
”تم مردوں کی مردانگی اس وقت کہاں چلی

☆ ☆

سرور کے شخصیت

ماڈل و مشا علی
میک اپ روز بھائی ہارنر
فونو گراف روسی رضا

PARHLO PAKISTAN

اب آپ ہر قسم کے ناول ہماری ویب سائٹ
سے مفت حاصل کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ ہماری ویب سائٹ ناولز راہٹرز کے لئے آفر
بھی دیتی ہے۔ اگر آپ لکھنے کے شائق ہیں تو ہم سے رابطہ
کریں۔ آپ کے ناولز کے علاوہ ناول کے بہترین ہونے
پر آپ کو کیش پرائز بھی دیں گے

ابھی اپنا ناول EMAIL کریں اور اپنے لکھاری ہونے کا فائدہ اٹھائیں۔

WHATSAPP GROUP : 0318-9992829

PARHLO.COM.PK@GMAIL.COM